سید کاشف گیلانی

مرزا غلام احمد کادیانی

فرنگی کھیل میں گاماں فقط بچہ جمورا تھا
حقیقت میں وہ اک ہلکائے کتے کا کتورا تھا

مسلمانوں کے ایمانوں کا قتل عام کرنے کو
نبوت کادیاں والے پیمبر کی دھتورا تھا

چپک جانا وہ اس کا ملت بیضا کی چمڑی سے
یہ ثابت کر چکا ہے نسل میں وہ کن کھجورا تھا

کوئی ہو کادیانی یا ہو لاہوری وہ کافر ہے
پڑے گا فرق کیا خنزیر کالا تھا کہ بُھورا تھا

خدا کے برگزیدہ لوگ ایسے ہو نہیں سکتے
نبی کا نام گاماں تھا خلیفہ اس کا نُورا تھا

اسے انسان کہہ دینا بھی ہے توہین انساں کی
وہ کانا آدمی بھی نامکمل تھا ادُھورا تھا

نکلتا فلسفے کے دودھ سے پھر کس طرح مکھن
کہ دی انگریز نے اُس کو نہ جاٹی نہ چٹورا تھا

خدا شاہد ہے اسکی قبر پر لعنت برستی ہے
نہ اک الہام سچا تھا نہ اک وعدہ ہی پورا تھا

غلام احمد کی تحریریں بھی پڑھ کر دیکھ لو کاشف
ہماری نظم پڑھ کر تم نے بے شک مُنہ بسورا تھا

انتخابی لیڈر سے

باتیں تمہاری سن کے تو سر دُھن رہا ہوں میں
پھر مفلسی میں خواب کئی بن رہا ہوں میں

مجھ کو کسی نے بھی نہ چنا رحم کے لئے
کتنے برس سے راہ نما چن رہا ہوں میں

اے قلب ناصبور نہیں دور انقلاب
کچھ کشتگان غم کی صدا سن رہا ہوں میں

تازہ ہوئی ہیں یادیں غلامی کے دور کی
گرمی فضا میں ظلم کی ہے بھن رہا ہوں میں

کاشف نہ جائے گی کوئی فریاد رائیگاں
ہاتف کی یہ فلک سے ندا سن رہا ہوں میں